REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ | ۵ صلح ۱۳۳۶ ہش - ۵ر جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ر جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"رات سے سخت نزلہ کی شکایت ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؞

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ر جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؞

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کے لئے دعا کی درخواست

لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کا ہسپتال میں ulcer کا اپریشن ہوا ہے۔ مکرم ساقی صاحب کی حالت تسلی بخش ہے۔ احباب کرام آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ؞

اسکندریہ کی بندرگاہ سے آخری رکاوٹ بھی ہٹا دی گئی

قاہرہ ۴ر جنوری۔ مصری حکام نے اسکندریہ کی بندرگاہ سے آخری رکاوٹ بھی ہٹا دی ہے اس طرح نہر سویز کی اس بندرگاہ میں جہازوں کی آمد و رفت کا سلسلہ پھر سے بحال ہو گیا ہے۔

پنڈت نہرو کی طرف سے اسرائیل کی حمایت

نئی دہلی ۴ر جنوری۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے عرب ملکوں کے مقابلے میں اسرائیل کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کانگریس ہائی کمان کے خفیہ اجلاس میں اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

پاکستان عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۴ر جنوری۔ منگل کو کراچی میں پاکستان عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ مجلس عاملہ اس اجلاس میں ملک کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لے گی۔ اور عوامی لیگ کی جو کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے انتظامات پر بھی غور کرے گی ؞

ہیمرشولڈ کی طرف سے سویز کی صفائی کیلئے ایک کروڑ ڈالر قرض کی درخواست

حکومت امریکہ نے پچاس لاکھ ڈالر کی ادائیگی منظور کر لی

نیویارک ۴ر جنوری۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے تمام ۸۰ رکن ملکوں سے درخواست کی ہے کہ وہ نہر سویز کی صفائی کے ابتدائی اخراجات کے لئے ایک کروڑ ڈالر قرض کے طور پر مہیا کریں۔ اس ضمن میں مسٹر ہیمرشولڈ نے تمام رکن ملکوں کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ رقم فوری طور پر مہیا کی جائے۔ تاکہ نہر کی صفائی کا کام بلا تاخیر مکمل ہو سکے۔ مسٹر ہیمرشولڈ نے جنرل اسمبلی کی وہ قرارداد بھی یاد دلائی ہے۔ جو نومبر میں منظور کی گئی تھی۔ اور جس میں انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ وہ نہر کی صفائی کے سلسلہ میں معاہدے کریں ؞

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہیمرشولڈ کے خط کے پیش حکومتِ امریکہ پچاس لاکھ ڈالر قرض دینے پر اصولی طور پر آمادہ ہو گئی ہے۔ ان ذرائع نے مزید بتایا کہ مسٹر ہیمرشولڈ عالمی بنک کے ذریعہ کینیڈا، آسٹریلیا، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، مغربی جرمنی اور بعض دوسرے ملکوں سے بھی قرض حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نہر سویز کی صفائی پر کل چار کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے۔

مسٹر ہیمرشولڈ نہر سویز کی صفائی کے بارے میں اپنی رپورٹ جلد ہی جنرل اسمبلی میں پیش کر دیں گے۔

سنہ ۱۹۵۶ء میں الجزائر کے ۱۸۰۶۰ حریت پسندوں کی ہلاکت

اس کے بالمقابل فرانسیسی فوج کے صرف ۲۴۳۵ سپاہی مارے گئے

الجیریا ۴ر جنوری۔ ایک اطلاع کے مطابق فرانسیسی فوجوں نے سنہ ۱۹۵۶ء کے دوران الجزائر میں ۱۸۰۶۰ حریت پسندوں کو ہلاک کیا اس کے بالمقابل اس کے اپنے ۲۴۳۵ سپاہی مارے گئے۔ علاوہ ازیں مختلف جھڑپوں میں ہلاک ہونے والے یورپین شہریوں کی تعداد ۱۲۶۱ ظاہر کی گئی ہے۔ اس عرصہ میں فرانسیسی فوج نے حریت پسندوں سے جو اسلحہ چھین کر اپنے قبضہ میں لیا۔ اس میں ۵۸ مشین گنیں ۸۰ چھوٹی توپیں ۲۷۷۶ رائفلیں اور ۵۳۵۲ بندوقیں شامل تھیں ؞

چو این لائی پیکنگ پہنچ گئے

پیکنگ ۴ر جنوری۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی پانچ ایشیائی ملکوں کے دورے کے بعد کل پیکنگ واپس پہنچ گئے۔

ترقیاتی مالی کارپوریشن کے علاقائی دفاتر

ڈھاکہ ۴ر جنوری۔ اس ماہ مشرقی پاکستان کے چار ضلعوں میں ترقیاتی مالی کارپوریشن کے تحت علاقائی دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ یہ دفاتر چٹاگانگ کھلنا رنگپور اور سلہٹ میں کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کا سرمایہ دو کروڑ روپے ہوگا ؞

روس کو آئزن ہاور کا مشورہ

واشنگٹن ۴ر جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے سوویٹ یونین سے کہا ہے کہ وہ تخفیف اسلحہ کے سوال پر کسی پانچ طاقتی کانفرنس کی تجویز پر اصرار کرنے کی بجائے اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں حل کرنا منظور کر لے۔

پاکستان کے لئے برما کا چاول

کراچی ۴ر جنوری۔ پاکستانی سفیر متعینہ برما سید خلیل الرحمن مرکزی حکومت سے مشورہ کے لئے ۷ر جنوری کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ دوسرے امور کے علاوہ برما سے ایک لاکھ ٹن چاول خریدنے کے سوال پر بھی بات چیت کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ عالمی نرخوں کے مقابلے میں پاکستان کو برمی چاول کے لئے زیادہ دام ادا کرنا پڑیں گے۔ تاہم برما سے سودا طے ہو جانے کے قوی امکانات ہیں۔ سید خلیل الرحمن برما اور مشرقی پاکستان میں تجارت بڑھانے کے امکانات پر بھی گفتگو کریں گے۔ جغرافیائی لحاظ سے متصل ہونے کی بنا پر برما اور مشرقی پاکستان میں تجارت بڑھانے کے امکانات بہت روشن ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ برما نے مشرقی پاکستان سے مرچ اور پٹ سن کی مصنوعات درآمد کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

ظاہر شاہ ڈھاکہ بھی جائیں گے

ڈھاکہ ۴ر جنوری۔ خیال ہے کہ افغانستان کے فرمانروا ظاہر شاہ مشرقی پاکستان بھی جائیں گے۔ وہ ۲۴ر جنوری کو اپنے وزیر خارجہ کے ہمراہ کراچی پہنچ رہے ہیں۔

لائل پور میں آٹے کی بہم رسانی

لائل پور ۴ر جنوری۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر نے حکومت کے منظور شدہ راشن ڈپوؤں کے ذریعہ شہریوں کو آٹا مہیا کرنے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں ؞

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۷ء

مجلس تحفظ اخلاق عامہ

لاہور کے بعض درد مند لوگوں نے "مجلس تحفظ اخلاق عامہ" کے نام سے ایک مجلس قائم کی ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد یہ مقرر کئے گئے ہیں کہ

(۱) شہر کی عام اخلاقی حالت کو درست کرنے کی کوشش کرنا۔

(۲) شہریوں میں اخلاقی فرائض کا احساس پیدا کرنا۔

(۳) ظلم اور غنڈہ گردی کے مقابلہ میں لوگوں کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لئے منظم کوشش کرنا۔

جہاں تک اس کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے۔ ہم مجلس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ کسی شہر یا بستی یا سوسائٹی میں شرفاء کی اکثریت ہوتی ہے۔ مگر چونکہ وہ منظم نہیں ہوتے۔ غنڈے اکثر اپنے افعال بد میں کامیاب رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جس محلہ میں شرفاء جرأت مندی سے کام لیتے ہیں۔ وہاں غنڈوں کی سرگرمیاں سرد پڑ جاتی ہیں۔ اس لئے اگر وسیع پیمانہ پر کوئی تنظیم شہر کے شرفاء کو منظم کرنے میں کامیاب ہو۔ تو یقین ہے کہ جلد ہی وہاں جرائم میں خاطر خواہ تخفیف ہو جائے گی۔

ہر شہر اور قصبہ میں ایسی مجالس کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن جب تک ایسی مجالس متحرک نہ ہوں۔ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اکثر بعض فوری حالات سے متاثر ہو کر بعض درد مند لوگ ایسی مجالس قائم کر لیتے ہیں۔ مگر چند ہی دنوں میں ان کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ دراصل ایسی مجالس وہی لوگ کامیابی سے چلا سکتے ہیں۔ جو ان اغراض و مقاصد کو اپنی زندگی کا واحد مقصد بنائیں اور خواہ کچھ ہو۔ ان کے حصول کے لئے لگاتار کوشش کرتے چلے جائیں۔

ایسے سر پھرے انسان زندہ قوموں میں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہمارے جیسی پسماندہ اقوام میں بہت کم انسان ایسے نکلتے ہیں۔ جو دیانتداری سے خدمتِ خلق کے ایسے کاموں پر سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ یورپ اور امریکہ میں بہت سے خدمتِ خلق کے ادارے ہیں۔ جن کو پہلے پہل صرف ایک شخص نے شروع کیا۔ اور اس انہماک سے کام کیا کہ بعد میں وہ ایک نہایت وسیع اور با اثر ادارہ بن گیا۔ جس سے ملک و قوم کو بے حد فائدہ ہوا۔

ایسے لوگوں کو شروع شروع میں ہر قسم کی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر وہ دھن کے پکے اپنا کام ہر مشکل کے مقابلہ میں صبر اور جوش سے کئے چلے جاتے ہیں۔ تا آنکہ ایک دن وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور عوام دوڑ دوڑ کر اس میں حصہ لینے لگتے ہیں۔

اس لئے ہم ان لوگوں سے جنہوں نے یہ بیڑا اٹھایا ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے اغراض و مقاصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو اپنی نیک نیتی سے بغیر دل ہارے صبر سے کام کرتے جانا چاہیئے۔ یہ کام واقعی کرنے کا ہے۔ اور ملک و قوم کے لئے نہایت مفید ہے۔ اگر بعض قومی درد رکھنے والے اور بنی نوع انسان کی بہبودی چاہنے والے مردانِ کار کو اس میں اپنی زندگیاں بھی صرف کرنی پڑیں اور ہر طرح کی قربانیاں بھی دینی پڑیں۔ تو انہیں مایوسی کو راہ نہیں دینی چاہیئے۔

۱۹۵۳ء کے آغاز میں بھی لاہور میں ایسی ہی ایک مجلس قائم کی گئی تھی۔ لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے۔ اس کا کام صرف ایک یا دو اجلاسوں تک ہی محدود رہا۔ اور بعد میں اس کا نام سننے میں نہیں آیا۔ دوبارہ ایسی مجلس قائم کرنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اکثر لوگ اس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور ہمیں توقع ہے۔ کہ اس دفعہ یہ ہنڈیا کا ابال ثابت نہیں ہوگی۔

لاہور کے ایک روزنامہ میں "ایک شہری" کی طرف سے ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ شکایت کی گئی ہے۔ کہ سوا چند اخبارات کے کسی نے اس مجلس کی حمایت میں کچھ نہیں لکھا۔ اور نہ سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے اس میں دلچسپی لی ہے۔ اور سرکاری حلقے بھی خاموش ہیں۔ جہاں یہ شکایات جائز ہیں۔ وہاں ہم اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کام کرنے والے ایسی باتوں کو زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ بلکہ اپنی سی کئے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی ان کا ساتھ دیتا ہے یا نہیں۔ اگر ایک شخص بھی نیک نیتی سے کھڑا ہو جائے۔ اور اپنی پوری ہمت صرف کرے۔ تو یقیناً وہ اس میں کامیاب ہوگا۔

البتہ ایک بات جیسا کہ اس مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بھی قابل غور ہے۔ کہ ایسے اخلاقی کاموں کو کسی فریق یا جماعت کے پراپیگنڈا کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اخبارات سیاسی اور دینی رہنماؤں اور سرکاری حلقوں نے اگر اس میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں لی۔ تو اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ جن لوگوں نے اس کام کا آغاز کیا ہے۔ ان کے متعلق شبہ ہے کہ وہ خدمت برائے خدمت نہیں۔ بلکہ اپنا شخصی جماعتی یا گروہی اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں ایسا شبہ کرنا صحیح نہیں۔ وہاں مجلس کا اہتمام کرنے والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ ایسے شبہات کا جس طرح بھی ہو۔ ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور سب کو یقین دلائیں۔ کہ یہاں کسی شخصیت یا کسی جماعت کا پراپیگنڈا مدنظر نہیں۔ اکثر اچھے کام ایسی پوشیدہ اغراض کی وجہ سے ناکام ہوتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ کام کرنے والے اپنی ہر طرح کی بے غرضی کا ثبوت اپنے کردار سے مہیا کریں۔ تاکہ مختلف لوگ اس میں حصہ لینے کے لئے آگے آنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔

اول تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ نہ تو تمام سیاسی اور دینی رہنماؤں نہ اخبارات اور نہ حکومت کا منہ تکنا ضروری ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ ضرورت کام کرنے والوں کی نیت کی خوبی کی ہے۔ جو ایسے نیک کاموں کو کامیاب بنا سکتی ہے۔

"اپنی تحریک"

لاہور کا ایک ہفت روزہ جو اپنے آپ کو ایک دینی تحریک کی طرف منسوب کرتا ہے۔ تحریک اہل قرآن کے متعلق لکھتے لکھتے لکھتا ہے:۔

"ہر تحریک اپنے نتائج سے پہچانی جاتی ہے۔ قادیانی تحریک کا مرکزی نقطہ ہے۔ تحریف و تاویل دیکھ لیجئے ہر قادیانی اس بنیادی نقطے پر مرتکز ہوگا۔ اسی طرح اہل قرآن کی تحریک کا مرکزی نقطہ ہے۔ سنت سے بُعد و اعراض"

ہفت روزہ کے رئیس التحریر صاحب آگے مندرجہ ذیل عبارت لکھنا بھول گئے ہیں۔ قارئین ہفت روزہ تصحیح کر لیں۔

"اسی طرح ان کی اپنی تحریک کے ارکان کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کی آیات کو سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے ان میں اپنے من گھڑت اور بالکل متضاد معنی بھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم جہاں "صلح و محبت" کی تلقین کرتا ہے۔ اس کو وہ "جنگ و جدل" اور "سیاسی اقتدار" کے حصول کے گر سمجھتے ہیں۔

ہفت روزہ کے اسی اشاعت میں جناب اثر صہبائی کی نظم شائع ہوئی ہے۔ اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو:۔

جس کو دیکھو وہی اس دخترِ شیطاں پہ نثار
مولوی کو بھی نہیں چین سیاست کے بغیر

چندہ مرمت مقدس مقامات کو یاد رکھیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان کے مقدس مقامات کو گذشتہ بارشوں اور سیم وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے پیش نظر الفضل میں متعدد مرتبہ تحریک شائع ہو چکی ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس کام کی اہمیت کے پیش نظر اس مد میں ایک ہزار روپیہ کا گراں قدر چندہ عنایت فرمایا ہے۔ دوسرے احباب بھی حسب توفیق اس ضروری اور مبارک تحریک میں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں۔ یہ ایک اہم قومی فریضہ ہے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ

حیات بعد الممات کا فلسفہ

علوم جدیدہ کی روشنی میں

تقریر میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب آئی۔ایم۔ایس (ریٹائرڈ) برموقعہ جلسہ سالانہ

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ تقریر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے اجلاس شب میں فرمائی

افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون فتعلی اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ھو رب العرش الکریم (مومنون ۱۱۵)

فلسفہ کی ضرورت

مذہب کی روح روان کامل اطاعت کا پیدا کرنا ہے۔ اور سچی اطاعت کے لئے بشاشت قلبی ضروری ہے۔ بشاشت قلبی پیدا کرنے کا ایک ذریعہ احکام کا فلسفہ ہے۔ پس جب تک کوئی مذہب احکام کا فلسفہ بیان نہ کرے۔ اس کے احکام کی تعمیل بشاشت قلبی سے نہیں ہو سکتی۔ اسلام اس لحاظ سے تمام مذاہب سے ممتاز اور منفرد ہے۔ کہ اس کی الہامی کتاب (قرآن کریم) احکام کا فلسفہ بھی خود ہی بتاتی ہے

مذہب کی چار اہم اغراض

مذہب کی چار اہم اغراض ہیں۔ اور کامل مذہب کا یہ فرض ہے کہ ان سب کو احسن اور اکمل طور پر پورا کرے قرآن کریم نے ان سب کو مفصل اور مدلل طور پر بیان فرمایا ہے

(۱) انسان کو خالق (مبداء) کا علم دینا
(۲) اخلاقی تعلیم دینا (۳) تمدنی ضروریات کا حل
(۴) انسان کا انجام بتانا (معاد) کہ مرنے کے بعد وہ کہاں جائے گا اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا وغیرہ

معاد کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ اور قرآن کریم نے بھی مسئلہ توحید کے بعد بعث بعد الموت پر بہت زور دیا ہے۔ یہ مسئلہ گو بہت دقیق ہے مگر ساتھ ہی وہ دلچسپ بھی ہے۔ انسان دنیا میں لمبے سفروں کی تیاری کے لئے بہت کچھ دریافت کرتا اور تیاری وغیرہ کرتا ہے مگر افسوس آخرت کے سفر کے لئے دنیا دار بالکل غافل رہتا ہے۔ حالانکہ آخرت کا گھر ہی انسان کا مستقل گھر ہے۔ اور یہ دنیا تو چند روزہ ہے

اس اہم دینی صداقت پر بہت کم لٹریچر موجود ہے۔ متقدمین نے اپنے زمانہ کی ضرورت اور لوگوں کے فہم اور علمی ذوق کے مطابق اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً حضرت امام غزالیؒ حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ وغیرہ۔ مگر حق یہ ہے کہ جس رنگ میں اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس باریک علمی مسئلہ پر از روئے قرآن کریم روشنی ڈالی ہے وہ لاریب حضرت سلطان القلم کا ہی کام تھا۔ اور حضور کے بعد جس نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اس نے حضور کے ہی چشمہ فیض سے گھونٹ لیا ہے۔ حضور نے معاد کے مسئلہ کو ایسے عام فہم دلچسپ اور سائنٹیفک طریق پر واضح فرمایا ہے کہ فطرت عقل اور مشاہدہ تینوں اس کی تائید کرتے ہیں مضطرب روحیں اس سے تسلی پاتی اور بے قرار دل اس سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ دوسرے مذاہب نے اس اہم دینی صداقت کو جو مذہب کی جان ہے۔ یا تو بالکل بیان ہی نہیں کیا۔ یا اس کی غلط اور ادھورے طور پر تشریح کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بعض تناسخ اور مسیحی کفارہ کے قائل ہو گئے۔ اور بعض نے تھیاسوفی اور سپرچوارٹ سوسائیٹیاں قائم کرلیں۔ اور اس طرح نہ صرف خود گمراہ ہوئے۔ بلکہ دوسروں کو بھی نادانستہ طور پر غلط راستہ پہ ڈال دیا۔ یہ اس بات کا نتیجہ تھا۔ کہ انہوں نے مجرد عقل سے اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی۔ مگر ظاہر ہے کہ عقل اس کوچہ سے ناآشنا ہے۔ اور وہ نیر الہام کے بغیر بالکل اندھی ہے۔ پس اصل طریق اس مسئلہ کے حل کرنے کا الہام الٰہی اور کشوف کا سلسلہ ہے۔ جس میں کشف قبور کا مقام بھی شامل ہے۔ کیونکہ عقل مافوق الطبعیات تک نہیں جاتی۔ اور نہ ہی اخروی زندگی کا نظارہ کوئی مادی آنکھ دیکھ سکتی ہے نہ ظاہری کان اس کی آواز کو سن سکتے ہیں۔ اور نہ ہی انسانی قلب اس کا تخیل اور نہ ہی دماغ اس کا فکر یا تصور کر سکتا ہے۔ معاد کے متعلق کچھ کیفیات کا احساس اور ادراک صرف حواس روحانی سے ہی ہو سکتا ہے۔

مسئلہ کی اہمیت

ہستی باری تعالےٰ کے بعد معاد یا بعث کا مسئلہ ہی بہت اہم ہے۔ اور ہمیشہ سے یہ مقدم کام رہا ہے۔ کہ وہ ذات باری پر ایمان کے بعد قیامت پر یقین پیدا کرے۔ اس کے بغیر تمام دینی نظام ضرورت رسل وکتب وغیرہ عبث ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ تمام کائنات عالم کا نظام جو کروڑوں سالوں کے بعد جاکر مکمل ہوا ہے ایک لغو فعل رہ جاتا ہے۔ کیونکہ بعث کے بغیر انسانی پیدائش کی اہم غرض و غایت باطل ہو جاتی ہے۔ اور زندگی ایک کھیل رہ جاتی ہے۔ اس کی طرف قرآن کریم نے سورۂ مومنون آیت ۱۱۵ میں توجہ دلائی ہے۔

فرمایا افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون۔ یعنے کیا تم گمان کر سکتے ہو کہ ہم نے تم کو عبث بے فائدہ اور بلا مقصد پیدا کیا ہے۔ اور کیا تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے اتنا بڑا کارخانہ عالم اس لئے بنایا تھا کہ ۶۰ - ۷۰ سال اس دنیا میں جمع کر لیتے

بفضلِ ایزدی ہم ہمتِ مردانہ رکھتے ہیں

ہر اک تارِ نظر میں ہے تجلیٔ طور کی رقصاں
زبانوں پر کلیم اللہ کا افسانہ رکھتے ہیں
نگاہوں سے الٹ سکتے ہیں پردہ روئے جاناں کا
نگاہوں میں کچھ ایسی جرأتِ رندانہ رکھتے ہیں
غرض اہلِ خرد سے؟ اور عقل خام سے مطلب؟
کہ ہم سینے میں اپنے اک دلِ دیوانہ رکھتے ہیں
بھرے ساغر چھلکتے جام رقصاں ہیں فضاؤں میں
نظر کی وسعتوں میں اک حسیں میخانہ رکھتے ہیں
ہماری فطرتیں واقف ہیں رمزِ مرگ و ہستی سے
جبھی دار و رسن کی خوئے بے باکانہ رکھتے ہیں
ہمارے ہر نفس میں اک حیاتِ جاودانی ہے
ابد کے لمحہ لمحہ میں حسیں افسانہ رکھتے ہیں
وہی ساقی وہی مے ہے وہی ہیں ساغر و مینا
یہ کس نے کہہ دیا ہم اک نیا میخانہ رکھتے ہیں
شرف حاصل ہے خدامِ جری اللہ ہونے کا
بفضلِ ایزدی ہم ہمتِ مردانہ رکھتے ہیں
غلامِ احمدِ مرسل کے کوچے کی گدائی ہیں
نسیم اہلِ جنوں شانِ شہنشاہانہ رکھتے ہیں

نسیم سیفی

کھا پی کر اور چند ایجادیں کر کے رخصت ہو جاؤ۔ اور کوئی تمہارا حساب لینے والا نہ ہو۔

انکار کی کثرت

مگر تعجب ہے۔ کہ جس قدر یہ مسئلہ اہم اور ضروری ہے۔ اتنا ہی اس زمانہ میں اس کا انکار ہو رہا ہے۔ اور نہ صرف آج مغربی اثر کے ماتحت انکار ہو رہا ہے۔ بلکہ زمانہ جاہلیت میں بھی اس کا انکار ہوتا رہا۔ مثلاً ایک بدوی کا شعر ملاحظہ ہو۔ کہ کس ملحدانہ انداز میں وہ اس اہم دینی صداقت کا جو مذہب کی روح ہے۔ انکار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے

امَوتٌ ثُمّ بَعثٌ ثُمّ نَشرٌ
حدیثُ خرافۃ یا امّ عمرو

یعنی مرنا۔ پھر زندہ ہونا۔ پھر حشر و نشر ہونا اے ام عمرو (مراد بیوی) یہ باتیں محض خرافات ہیں (نعوذ باللہ)

انکار کی وجوہات

اس مسئلہ سے انکار اور الحاد کی بڑی وجہ گناہوں کی کثرت اور قلوب کا زنگ ہے۔ یا پھر یہ ہسٹیریا والی ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ کہ جس حقیقت کا سامنا بلکہ اس کا تصور بھی جسم میں لرزہ پیدا کر دینے والا اور روح کو کپکپا دینے والا ہو۔ اس کا انکار ہی کر دیا جائے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ ایسی باتوں سے حقیقت ٹل نہیں سکتی۔ اور انسان آخرت کے سفر کی تیاری نہ کرنے کی وجہ سے سخت گھاٹے میں رہتا ہے۔ ان لوگوں کی حالت اس شخص کی سی ہے۔ جس کو جنگ میں زخم آیا تھا۔ اور جب خون جاری ہوتے دیکھا۔ تو خواہش کی کہ الٰہی یہ خواب ہی ہو۔ مشہور ہے بلی جب کبوتر پر حملہ کرتی ہے۔ تو وہ آنکھیں بند کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ کہ خطرہ دور ہو گیا ہے۔ اسی طرح شتر مرغ کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ بھی خطرہ کے وقت اپنے سر کو ریت میں چھپا لیتا ہے۔ مگر دانشمند آدمی خطرہ کا قبل از وقت احساس کر کے اپنی حفاظت کا انتظام کرتا ہے۔ اور مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے۔

انکار کا نتیجہ

بعث کے انکار کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان میں قربانی کی روح ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں لاابالی پن پیدا ہو جاتا ہے دین کے معاملہ میں ضد اور تعصب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ظلم اور جبر کا عادی ہو جاتا ہے۔ سنجیدگی جاتی رہتی ہے۔ اور اس کے تمام اعمال بغیر کسی خاص مقصد کے ہوتے ہیں۔ وہ آرام طلب ہو جاتا ہے۔ اور عواقب سے بے خبر رہتا ہے۔

(باقی)

سہ ماہی نصاب برائے خدام الاحمدیہ

جملہ خدام مطلع رہیں۔ کہ ۳۱ر جنوری تک خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "احادیث الاخلاق" مقرر کی جاتی ہے۔ یہ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ سے مل سکتی ہے۔ مجلد کی قیمت ایک روپیہ اور غیر مجلد کی قیمت بارہ آنہ۔ جو دوست ۲۰ یا ۲۰ سے زائد کتب منگوائیں گے۔ انہیں پندرہ فی صدی رعایت دی جائیگی۔ یہ کتاب خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کا حدیث کا نصاب ہے۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے پروگرام اور اخلاق سے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی اس کتاب کا مطالعہ خدام کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہ تربیتی کلاس کا نصاب بھی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کیلئے چندہ کی تحریک

دوستوں کو چاہیئے کہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر اور پوری فیاض دلی سے حصّہ لیں

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے مد ظلہ العالی)

عزیزم ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ سلمہٗ نے زیر تعمیر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے لئے چندہ کی اپیل کی ہے۔ یہ ایک بہت مبارک تحریک ہے۔ جو مرکز سلسلہ کی ترقی اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے معمور ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ العلم علمان علم الادیان و علم الابدان یعنی علم حقیقۃً صرف دو شاخوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ایک روح یعنی دین و مذہب کی شاخ اور دوسرے مادہ یعنی انسان کی جسمانی ضروریات کی شاخ۔ سو روح کی ضروریات کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضل سے ربوہ میں سارے ضروری سامان مہیا فرما دیئے۔ اور غیر معمولی ترقی عطا کی۔ بلکہ کام کی سہولت کے لئے ریل۔ پختہ سڑک۔ ڈاک۔ تار۔ بجلی اور بالآخر ٹیلیفون کا انتظام بھی ہو گیا ہے۔ مگر علم کا دوسرا میدان ابھی تک بہت کچھ تشنۂ تکمیل ہے بے شک ربوہ میں ایک ہسپتال موجود ہے۔ اور وہ اپنے وسائل کے لحاظ سے اچھا کام کر رہا ہے۔ مگر اس ہسپتال کو کسی صورت میں مثالی ہسپتال نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ عمارت اور سامان اور آلات اور عملہ وغیرہ کے لحاظ سے ابھی بہت کچھ ہونے والا ہے۔

چنانچہ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ سلمہٗ نے ربوہ میں نئے ہسپتال کی پختہ عمارت شروع کی ہے۔ اور اس عمارت کی تکمیل اور اس کے ضروری سامان کے واسطے دوستوں سے خاص چندہ کی اپیل کی ہے۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ جماعت کے ایک قدیم بزرگ نے انہی ایام میں خواب میں دیکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اپیل پر بہت خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ اور ہسپتال کی تکمیل اور ترقی اور اس کی تفاصیل میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔[1] پس یہ ایک بہت مبارک تحریک ہے۔ اور اس مختصر نوٹ کے ذریعہ میں دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ مرکز سلسلہ کی تو یہ حیثیت ہے کہ اگر صرف خلیفۂ وقت کی اکیلی ذات کے لئے ہی ایک عمدہ اور اپ ٹو ڈیٹ ہسپتال قائم کرنا پڑے۔ تو جماعت کو اسے اپنا مقدس فرض سمجھ کر پورا کرنا چاہیئے۔ مگر یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود باجود کے علاوہ کثیر التعداد قدیم صحابہ اور سلسلہ کے چوٹی کے کارکن اور ممتاز بزرگ اور ہزاروں قیمتی جانوں کا سوال ہے۔ اور پھر ایک اچھا ہسپتال مرکز کی غیر معمولی نیک نامی اور بھاری کشش کا بھی موجب ہوتا ہے۔ ایک عمدہ ہسپتال کی یہ ضروری علامت ہے۔ کہ اچھی اور وسیع عمارت ہو۔ اچھا اور جدید ترین سامان ہو۔ اور قابل عملہ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ساری باتیں غیر معمولی خرچ چاہتی ہیں۔ اس غرض کے لئے عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ سلمہٗ نے ربوہ میں ایک عمدہ عمارت کی داغ بیل ڈالی ہے۔ لیکن روپے کی کمی کی وجہ سے یہ عمارت ابھی تک ادھوری پڑی ہے۔ اور سامان اور مزید عملہ کا سوال مزید برآں ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر اور پوری فیاض دلی سے حصہ لیں اور لوگوں کی روحوں کو پاک و صاف کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کو تندرست اور بیماریوں سے محفوظ رکھنے کا سامان بھی مہیا کریں کیونکہ بعض حالات میں اچھے جسم کے بغیر روح کی ترقی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ربوہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۶ء

[1] یہ خواب انشاء اللہ تعالیٰ کل کے پرچہ میں شائع ہوگی (ادارہ)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی مختصر روئیداد

۲۷ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے پہلے اجلاس کی کاروائی

(۲)

حضرت خاتم النبیینؐ کا مقام

حضرت مسیح موعود کی نظر میں

مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں" کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مقام بیان فرمایا اس کی نظیر دوسری کتابوں میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب میں سے وہ اقتباسات پڑھنے کے بعد جن میں حضور علیہ السلام نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع واعلیٰ مقام کو بیان کیا ہے۔ فرمایا جس طرح اللہ تعالےٰ اپنی ذات اور صفات میں یگانہ اور بے نظیر ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان میں منفرد ہیں اور آپ کو وہ مقام اور مرتبہ حاصل ہے۔ جو ہرگز ہرگز کسی اور نبی کو نہیں ملا۔ یہی وجہ ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں اللہ تعالےٰ کی حمد بیان کی ہے۔ اسی طرح آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے عشق ومحبت کا ذکر کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت آپ کے رگ وریشہ میں رچی ہوئی تھی۔ اور آپ اس کے اظہار سے رک نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ جہاں کہیں بھی آپ اس عشق کا اظہار کرتے ہیں تو کرتے چلے جاتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ محبت وعقیدت کا ایک دریا ہے جو امڈا چلا آرہا ہے حضور علیہ السلام، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ اور مقام آپ کی صفات اور آپ کے کمالات آپ کی افضلیت اور آپ کی قوت قدسیہ آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے روحانی انقلاب اور بنی نوع انسان پر آپ کے احسانات کا اس رنگ میں ذکر فرماتے ہیں کہ اس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔ اور نہ مل سکتی ہے کیونکہ آپ کے مرتبہ اور مقام کا جو عرفان آپ کو عطا کیا گیا وہ اور کسی کو نہیں دیا گیا یہی وجہ ہے کہ آپ کے دل میں محبت رسول کا ایک ایسا جذبہ موجزن تھا کہ جس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔

دوران تقریر میں مکرم شمس صاحب نے حضور علیہ السلام کی کتب سے جو اقتباسات پڑھ کر سنائے اور ان کے معارف کھول کھول کر بیان کئے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

محمدؐ است امام وچراغ ہر دو جہاں
محمدؐ است فروزندۂ زمین وزماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما ست وجودش برائے عالمیاں

یعنی محمدؐ دونوں جہانوں کا امام اور چراغ ہیں محمدؐ زمین اور زماں کے روشن کرنے والے ہیں میں خدا تعالےٰ کے خوف سے ان کو خدا تو نہیں کہہ سکتا مگر خدا کی قسم ان کا وجود تمام مخلوق کے لئے خدا نما ہے"

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اسلئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین وآخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اسکو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوے کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اسکو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

اور فرماتے ہیں:-

خدائیکہ جاں بردہ او فدا
نیابی رہش جز پئے مصطفےٰ
بشر کے بدے از ملک نیک تر
نبودے اگر چوں محمدؐ بشر

یعنی وہ خدا جس کی راہ میں ہماری جان قربان ہے۔ اس کا راستہ تجھے مصطفیٰ کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتا۔ انسان فرشتہ سے زیادہ نیک کیونکر ثابت ہوتا اگر محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح کا انسان پیدا نہ ہوتا۔

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

از طفیل اوست نور ہر نبی
نام ہر مرسل بنام او جلی

یعنی ہر نبی کا نور اس کے طفیل سے اور ہر رسول کا نام اس کے مقام کی وجہ سے روشن ہے۔

پھر فرماتے ہیں:-

شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم

یعنی احمدؐ کی شان کو سوائے خدائے کریم کے کون جان سکتا ہے۔ وہ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہوگیا کہ میم درمیان سے گر گیا وہ اپنے معشوق میں اس طرح محو ہو گیا کہ کمال اتحاد کی وجہ سے اسکی صورت بالکل رب رحیم کی صورت بن گئی۔ اس کی شرح بیان کرتے ہوئے محترم شمس صاحب نے فرمایا میم درمیان سے گرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود خدا بن گئے۔ بلکہ آپ کا احد ہونا اس لحاظ سے ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ اپنی ذات اور صفات میں بے نظیر اور یگانہ ہے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کمال عبدیت اور کمال درجہ عشق الٰہی کے باعث تمام بنی نوع انسان میں اپنی صفات اور اپنے مقام کے لحاظ سے منفرد ہیں۔ آپ کا احد ہونا بندوں میں مرتبۂ کمال کے لحاظ سے نقطہ عروج پر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

آخر میں مکرم شمس صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور عربی قصیدے یا عین فیض اللہ والعرفان کے بہت سے اشعار پڑھ کر ان کی شرح بیان کی اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ عالی کے متعلق حضور علیہ السلام کو جو عرفان اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کیا گیا تھا اس کو واضح کیا اور اس امر کو نہایت خوبی سے آشکار کیا کہ جس رنگ میں آپ کے مرتبہ اور مقام کو حضور علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے اس کی نظیر تلاش کرنا بے سود ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام اور اس کی کیفیات کا صحیح اندازہ لگانا کسی انسان کا کام نہیں تا وقتیکہ خدا تعالےٰ خود اپنے کسی بندے کو اس سے آگاہ نہ کرے۔

اس ضمن میں آپ نے قصیدے کے ۲۷ ویں شعر

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ
خُتِمَتْ بِهِ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانٍ

کی خود حضور علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ہی نہایت لطیف شرح بیان فرمائی آپ نے کہا اس شعر کا ترجمہ ہے ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ میں علی الوجہ الاتم پائی گئیں اور ہر زمانے کی نعمت آپ کی ذات پر ختم ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا روحانی نعمت کا کمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں اس طرح ظاہر ہوا کہ آپ کو خاتم النبیین کا لقب عطا کیا گیا۔ اب دوسرے مذاہب والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو انہی معنوں میں خاتم النبیینؐ قرار دیتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں ان پر مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کا شرف ختم ہو گیا آگے کوئی نہیں جو اس شرف سے مشرف ہو سکے چنانچہ اس امر کے ثبوت میں کہ دوسرے مذاہب والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو انہی معنوں میں خاتم النبیین قرار دیتے ہیں۔ آپ نے رسالہ خاتم النبیین مؤلفہ پادری بوٹامل مطبوعہ ۱۸۵۳ء کا حوالہ دیا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو آخری نبی قرار دیا ہے۔ ایک طرف عیسائی حضرت عیسےٰؑ کو خاتم النبیین قرار دے رہے تھے اور دوسری طرف دوسرے مسلمان بھی آنحضرت صلعم کو انہی معنوں میں خاتم النبیین ظاہر کر رہے تھے کہ آپ کے بعد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کی وضاحت کرتے ہوئے آپ کی ایک ایسی فضیلت بیان فرمائی کہ جس فضیلت میں کوئی دوسرا نبی شریک نہیں اور نہ ان نبیوں کے پیرووں میں قدرت ہے۔ کہ وہ محض منہ کی باتوں سے اس فضیلت کو اپنے نبیوں میں دکھا سکیں۔ حضور علیہ السلام نے

فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمالاتِ نبوت ختم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کے جو کمالات دوسرے انبیاء میں جزوی طور پر پائے گئے تھے وہ آپ میں کلی طور پر پائے گئے ہیں اور نبوت کا کوئی درجہ اور کوئی مقام ایسا نہیں جو کسی اور نبی کو تو حاصل ہؤا ہو لیکن آپ کو حاصل نہ ہؤا ہو۔ پھر آپ کا خاتم النبیین ہونا آپ کے جامعِ کمالات اور تمام انبیاء سے افضل ہونے کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ اسلئے بھی ہے کہ آپ کا فیض تمام نبیوں کے فیض سے زیادہ ہے پہلے کسی نبی کو یہ مقام حاصل نہیں ہؤا کہ اس کے فیض سے کسی کو نبوت کی نعمت ملی ہو۔ اور وہ امتی نبی کہلایا ہو۔ یہ اعزاز بوجہ خاتم النبیین ہونے کے صرف آپ ہی کو حاصل ہؤا ہے۔ ایک آپ ہی ہیں جن کی کامل اطاعت سے مقامِ نبوت بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ انبیائے سابق کے فیض سے ان کے متبعین روحانیت کے صرف تین مراتب حاصل کر سکتے تھے۔ وہ صدیق بن سکتے تھے شہید بن سکتے تھے۔ صالح بن سکتے تھے۔ لیکن سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ کے وسیلہ اور طفیل سے آپ کے ایک امتی کو عند الضرورت مقامِ نبوت بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

> یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جس قدر خدا تعالےٰ کی طرف سے نشان اور معجزات ملے وہ صرف اس زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک ان کا سلسلہ جاری ہے اور پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت میں نہیں کہلاتا تھا۔ گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اسکو سچا جانتا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت آپ پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے۔ وہ انہیں کے فیض اور انہی کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔ (چشمۂ معرفت)

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ محترم شمس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معرکۃ الآراء عربی قصیدے کی شرح حال ہی میں لکھی ہے۔ جو کتابی شکل میں "شرح القصیدہ" کے نام سے شائع بھی ہو گئی ہے۔ اور الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے۔

محترم شمس صاحب کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد صدر جلسہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگاہ میں تھا۔ اسکو بیان کرنے کے لئے ایک عمر چاہیئے۔ عمر ہی نہیں بلکہ عمریں چاہئیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی کہ آپ دنیا کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور مرتبہ پیش کریں اور دنیا کو حضورؐ کی غلامی میں داخل کریں۔ میں بھی ثواب میں شریک ہونے کے لئے آپ کی ایک فارسی نظم کے تین اشعار پڑھ کر سناتا ہوں جن میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور مرتبہ بیان فرمانے کے بعد اس کمال درجہ عشق و محبت کا اظہار کیا ہے۔ جو آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ کے اس عشق اور محبت کا اندازہ اس امر سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ فتوے لگایا کہ یہ شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسکے کافر ہے۔ انہوں نے ہی پھر یہ بھی کہا کہ یہ شخص رسول کریم کی توصیف شرک کی حد تک کرتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت کے مرتبہ اور مقام کا جو عرفان آپ کو عطا کیا گیا تھا یہ لوگ اسے سمجھنے سے قاصر تھے اس کے بعد آپ نے حسبِ ذیل تین اشعار پڑھ کر سنائے اور ان کا ترجمہ بھی بیان فرمایا۔

> شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
> آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
> زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد
> پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِ رحیم
> گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
> چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرشِ عظیم

آپ کے صدارتی ارشادات کے بعد محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ نے مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کا ظہور کے موضوع پر معرکۃ الآراء تقریر کی جس کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کیا جائیگا (باقی)

درخواست دعا

اخی المکرم قاضی محمد صدیق صاحب سابق کاتب الفضل پاؤں میں ورم کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین

(محمد یعقوب)

زمیندار احباب کیلئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مبارک تحریک

حضور نے ۲۰ ؍ نومبر ۵۵ء کے خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"پھر میں نے کہا تھا کہ زمیندار اگر آٹھ ایکڑ بوتا ہے تو ایک کنال وہ سلسلہ کے لئے بوئے اور اس پر زیادہ سے زیادہ زور لگائے۔ پھر آٹھ ایکڑ کا بھی چندہ دے اور اس ایک کنال سے جو آمد ہو وہ ساری کی ساری دیدے۔ اس طرح اسے بہت زیادہ ثواب ملیگا اور جماعت کی آمد بڑھے گی۔

اگر ہمارے زمیندار اس طرح کرنے لگ جائیں تو اگرچہ وہ اب چندہ دیتے ہیں۔ لیکن پھر ان کا چندہ دوگنا یا تین گنا ہو جائے گا۔ کیونکہ جب وہ ایک کنال کی پیداوار آٹھ ایکڑ کے علاوہ سلسلہ کے لئے دیں گے تو خدا تعالےٰ ان کے آٹھ ایکڑ میں بھی پیداوار زیادہ کر دے گا اور وہ چندہ بھی زیادہ ہو جائے گا اور پھر یہ کنال جو سلسلہ کے لئے بوئی گئی ہے اس کی آمد بھی سلسلہ کو ملے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان کا چندہ اگلے سال میں تگنا ہو جائے گا

کچھ مدت تک دوستوں نے میری اس بات پر عمل کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب اس میں سستی واقعہ ہوگئی ہے۔ اگر دوست اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو یقیناً ان کو اور ان کی اولادوں کو دین کی ایسی خدمت کرنے کی توفیق ملے گی جو مثال کے طور پر قائم ہو جائے گی۔"

پس زمیندار جماعتوں کے اراکین حضرات اپنے ہاں کے زمیندار بھائیوں کو مسلسل تحریک کر کے تعمیلِ ارشاد کا عامل بنائیں۔ اور موجودہ فصل سے حصہ وصول کر کے حضرت اقدس کی دعاؤں کا حق دار۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(خاکسار احمد جان وکیل المال تحریک جدید)

ولادت

(۱) میرے بھائی سید پیر مبارک احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ۱۷ ؍ ۱۲ ؍ ۵۵ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری کا پوتا ہوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ نومولود کو فدائے احمدیت اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ سید پیر شفیق احمد ہوشیارپوری حال محلہ ڈاٹ روڈ کس لسیا ملکوٹ شہر

خدام خدمت دین کے مبارک ایام کی زیادہ سے زیادہ قدر کریں

خدمت دین کے یہ مبارک ایام صدیوں کے چکر کے بعد نمودار ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہماری خوش بختی اسی میں ہے کہ ہم ان مبارک ایام کی اہمیت کو سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ ان کی قدر کریں اور اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہم اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال کر خدام الاحمدیہ کی مالیات کو مضبوط کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ مضبوط مالیات کی صورت میں ہی خدام الاحمدیہ کے پروگرام کو سہولت کے ساتھ کما حقہٗ چلایا جاسکتا ہے

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو"

فرمایا:-

(۱) "ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ دیتے ہیں بلکہ ایسے بھی ہیں جو قریباً دو ماہ کی آمد کے برابر چندہ تحریک جدید دیتے ہیں"

(۲) چنانچہ کراچی سے ملک بشیر احمد صاحب نے دفتر دوم میں گذشتہ سال -/۱۱۰۰ روپیہ دیا تھا اور اس سال کی اہمیت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ماتحت -/۳۳۲۰ روپیہ جو گذشتہ سال سے تین گنا اضافہ سے بھی زیادہ ہے وعدہ فرمایا ہے۔

(۳) ڈاکٹر سعید احمد صاحب کھاریاں اپنی ایک ماہ کی پوری آمد کا وعدہ -/۲۱۷ روپے کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ رقم پہلی ششماہی کے اندر ادا کر دی جائے گی۔

(۴) گوٹھ قمر الدین سندھ سے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہدری قمر الدین صاحب اپنی جماعت کے ۳۷ احباب کی فہرست ارسال فرماتے ہیں اس میں خصوصیت یہ ہے کہ ہر ایک زمیندار کی آمد لکھی ہے اور ہر ایک کے اہل و عیال کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے اور چار غیر احمدی دوستوں کو بھی شامل فرمایا ہے اور ایک دوست چوہدری محمد محسن صاحب نے جنہوں نے ایک ماہ ہوا حضور کی بیعت کی ہے مع اہل و عیال شامل کیا ہے اور گذشتہ سال ان کا وعدہ -/۱۷۸ روپے ادا ہوا تھا اور اس سال -/۳۴۳ روپے کا سب کے اہل و عیال شامل کرنے سے ہوا اور کہ یہ -/۳۴۳ روپے کی رقم اسی جلسہ سالانہ پر سب دوستوں نے ادا کرنے کا کہا ہے۔ گذشتہ سال بھی -/۱۷۸ روپے کی رقم جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر ادا کی تھی جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح اگر سب جماعتیں حضور کے ارشاد پر عمل کریں کہ وہ اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کریں اور جو نئے احمدی ہوں جو پہلے شامل نہیں کریں تو ان کے وعدوں کی میزان گذشتہ سال سے ڈبل بلکہ ٹرپل ہو جائے۔

(۵) شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم راولپنڈی سے اپنا اور اپنے سارے خاندان کا وعدہ دفتر دوم میں ۴۲ فیصدی اضافہ سے -/۳۰۶ کا کرتے ہیں اور لکھا ہے کہ یہ رقم بھی ابتدائے سال میں ہی ادا ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۶) گوٹھ نتھے خاں ضلع خیر پور میرس سے چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ نے -/۲۹۵ روپے کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں چوہدری غلام محمد صاحب -/۷۲ چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ -/۳۰ چوہدری فتح دین صاحب -/۴۴ چوہدری نتھے خانصاحب -/۷۴ اور چوہدری سلطان علی صاحب کا -/۲۸ روپے کا وعدہ ہے۔

(۷) جماعت نصرت آباد ضلع تھرپارکر کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ -/۲۰۰ نہ صرف وعدہ فرماتے ہیں بلکہ وعدے کے ساتھ ہی ادا کرتے ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو وعدے آ چکے ہیں وہ چونکہ اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتے ہیں شائع ہو چکے ہیں ذیل میں تیسری کھیپ دی جاتی ہے

(۸) صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ -/۲۸۰ کے وعدے کے ساتھ لکھا ہے "میں تو آپ کو لکھ چکی ہوں کہ جب حضور کا اعلان ہو میرا وعدہ -/۵ روپیہ اضافہ سے پیش کر دیا کریں۔" آپ کا ارشاد یہ درست ہے مگر دفتر اس خیال میں ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے خطبات میں تحریک جدید کے حقائق و معارف پڑھ کر جس قدر زیادہ چندہ دینا ہو وہ خود لکھ کر حضور میں پیش کریں۔

صاحبزادی سیدہ بیگم صاحبہ آف میاں محمد عبد اللہ خاں صاحب -/۳۶۰ روپے۔ آپ نے یہ رقم گذشتہ سال کی طرح وعدے کے ساتھ ہی پیش حضور کر دی ہے جزاک اللہ۔

صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب مع اہل و عیال -/۳۰۵ کا وعدہ۔ صاحبزادہ مرزا میاں منصور احمد صاحب سال ۲۳ کا -/۵۱۰ روپے کا وعدہ فرمایا ہے اور فرمایا کہ گذشتہ سال کی رقم اور یہ اکٹھی مارچ آئندہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم میاں منصور احمد صاحب نے معہ بچوں کے -/۱۶۸ کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ رقم اور بچوں کا گذشتہ سال کا بقایا اکٹھا انشاء اللہ تعالیٰ ادا ہوگا۔

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کا -/۲۷ کا وعدہ ہے۔

پیر معین الدین صاحب نے معہ صاحبزادی سیدہ بیگم صاحبہ کے -/۲۲۰ روپے کا وعدہ نقد داخل فرمایا۔

میاں محمد احمد خانصاحب کوٹھی دار السلام ربوہ سے گذشتہ سال سے ڈیوڑھا وعدہ سوایا کرتے ہوئے -/۵۰۰ کا پیش فرماتے ہیں۔

مکرم محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جو شروع تحریک سے قادیان دارالامان میں اور پھر ربوہ میں شاندار قربانی کرتے آ رہے ہیں اس سال کے لئے اپنی طرف سے اور اپنے مرحوم والدین کی طرف سے -/۳۹۵۵ روپے کا اور اپنی بیگم صاحبہ محترمہ بشریٰ محمد ظفر اللہ خاں کا دفتر دوم میں -/۱۰۰ کل -/۴۰۵۰ کے وعدہ کے ساتھ حسب معمول و حسب دستور ربوہ تشریف لاتے ہی تحریک جدید میں داخل فرمایا جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔

ضلع شیخوپورہ کے ایک ریٹائرڈ ٹیچر حافظ محمد عبد اللہ صاحب حضور میں -/۱۵۲ روپے کا وعدہ پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ حضور! ملازمت سے دو سال سے ریٹائر ہوں۔ ایک معمولی سی سٹیشنری کی دکان ہے۔ آمدنی قلیل۔ افراد خاندان بفضل خدا کافی ہیں۔ گذارہ کی صورت تنگ ہے۔ لیکن شروع تحریک جدید سے ہی اپنی ماہوار آمد سے تین گنا یعنی تین ماہ کی آمد تحریک جدید میں بتوفیق الٰہی دیتا رہا اور دل میں ادائیگی پر بہت بشاشت خوشی حاصل ہوتی ہوتی رہی ہے۔ الحمد للہ!

حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری حالت بہتر بنائے تا میں اس سال بھی -/۱۵۲ روپے کی رقم پیش حضور کر سکوں۔ میرے سب بچے زیر تعلیم

انیس سالہ جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کی یہ چند مثالیں پیش ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پانچ ہزاری فوج کے اکثر احباب اسی شاندار قربانی کے طریق پر گامزن ہیں

دفتر دوم کے مجاہدین میں سے معتد بہ حصہ ایسے افراد کا ہے جو اپنی ماہوار آمد کا نصف یا اس سے کچھ زیادہ حصہ راہ خدا میں دے رہا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ دفتر دوم کا ہر مجاہد کوشش کرے کہ اس کا وعدہ اس سال اگر پچاس فی صدی نہیں ہوا تو کم از کم ۲۰ فیصدی یا اس سے زیادہ تو ہو جائے۔ اگر عہدہ داران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کریں تو ہر جماعت کے وعدے ڈیوڑھے۔ دوگنے ہو جائیں۔ جیسا گوٹھ قمر الدین سندھ کی مثال سے بھی واضح ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ولادت

میرے ایک دوست ... کے ہاں ... خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ نومولود لمبی عمر پاوے اور خادم دین ہو۔ آمین

منور احمد نبی سرروڈ

اعلان نکاح

عزیزم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم جہلم کا نکاح عزیزہ طاہرہ بیگم بنت چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم سے بعوض پانصد روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بروز ہفتہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس نکاح کے سلسلہ اور جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

عنایت اللہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار بوجہ دیرینہ بیماری اب زیادہ کمزور اور بیمار ہو گیا ہے اور میو ہسپتال میں داخل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت میری بحالی صحت اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ جلال الدین (سابق گورنمنٹ اگزیکٹو افسر) آف احمدیہ بلڈنگس لاہور

(۲) میری چھوٹی ہمشیرہ رضیہ خاتون ڈیڑھ ماہ سے مسلسل بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی مکمل صحت یابی و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد نور عالم احمدی

(۳) خاکسار کی چچی محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محی الدین صاحب رئیو کے ضلع سیالکوٹ) لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار (چوہدری) مبارک احمد دلنواز رئیو کے

(۴) میرے بھائی چوہدری محمد دین صاحب اور ان کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری) عبد الحی کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

دعائے نعم البدل

میرا چھوٹا بچہ ۲۲/۱۲/۵۵ ۳ بجے بعد دوپہر اپنے مولا حقیقی کے پاس جا پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام ہم پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد اللہ خان عفی اللہ عنہ دنتخان سٹور نمک منڈی راولپنڈی

دودھ اور گھی میں ملاوٹ کی روک تھام کیلئے سخت مہم جاری کی جائے گی

اینٹی ایڈلٹریشن کمیٹی کی طرف سے سکرین کی درآمد پر پابندی عائد کرنیکی سفارش

لاہور ۴ر جنوری۔ توقع ہے کہ حکومت مغربی پاکستان ایک حکم کے ذریعے تمام صوبے میں بناسپتی گھی تیار کرنے والوں پر یہ پابندی عائد کر دے گی کہ وہ اسے رنگین بنانے کے لئے لازمی طور پر اس میں تلوں کا تیل شامل کریں۔ اس اقدام کا مقصد دیسی گھی میں ملاوٹ کے بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام ہے

توقع ہے کہ صوبائی حکومت سکرین کی آمد پر بھی پابندی عائد کر دے گی۔ اور اس کے استعمال کو صوبے میں ممنوع قرار دے دی گی۔ اسی طرح دودھ میں ملاوٹ کی عام وبا کا قلع قمع کرنے کے لئے بھی سخت اقدامات کئے جائیں گے۔

ملاوٹ کے خلاف ان اقدامات کا فیصلہ صوبائی اینٹی اڈلٹریشن کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا ہے۔ جو موجودہ صورت حال پر غور و خوض کے لئے وزیر صحت خان خداداد خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ دیسی گھی میں ملاوٹ کے بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام کے لئے تمام صوبے میں بناسپتی گھی تیار کرنے والوں پر یہ پابندی عائد کر دی جائے کہ وہ بناسپتی گھی کو رنگ دینے کے لئے اس میں لازمی طور پر تلوں کا تیل شامل کریں۔ کمیٹی نے رائے ظاہر کی کہ صوبے میں بناسپتی گھی کے متعدد کارخانے کھل جانے کے پیش نظر یہ اقدام ضروری ہے۔

کمیٹی نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ ملاوٹ کی روک تھام کے لئے چھاپہ مار پارٹیاں بنائی جائیں اور انہیں سفری تجربہ گاہوں سے لیس کیا جائے تاکہ وہ اس سماج دشمن رو رج یعنی ملاوٹ کی مؤثر اور فوری جانچ پڑتال کر سکیں۔ ان پارٹیوں میں تجزیہ کرنے والا اعلیٰ خوراک کا معائنہ کرنے والے افسر اور پولیس کے ارکان کے علاوہ ایک مجسٹریٹ بھی ہوگا تاکہ مقدمات کی سرسری سماعت کی جا سکے گی۔

کمیٹی نے خوراک میں ملاوٹ کے پریشان کن مسئلے پر طویل غور و خوض کیا اور لاہور میں دودھ کے مسئلے پر خاص توجہ دی املاوٹ کے انسداد کے ذمہ دار افسروں زور دیا گیا کہ وہ ملاوٹ کرنیوالوں کے خلاف سخت اور موثر مہم شروع کریں کمیٹی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سے درخواست کی کہ وہ ملاوٹ کے کاروبار والی جگہوں پر زیادہ سے زیادہ چھاپے ماریں۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو بلا امتیاز سخت سزا دی جائے۔

کمیٹی نے حکومت سے یہ سفارش کرنے کا بھی فیصلہ کیا کہ صوبے میں سکرین کی درآمد پر پابندی عائد کر دی جائے۔ تاکہ خالص غذا کے قانون مجریہ ۱۹۵۲ء میں جو ٹیکنیکل نقص ہے وہ دور ہو سکے۔ کمیٹی نے مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں غذائی تجزیہ کے لئے تجربہ گاہوں کے قیام کی سفارش بھی کی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پاکستان کشمیر میں فوری طور پر ناظم استصواب بھیجنے کا مطالبہ کریگا

وزیر خارجہ ملک نون نیویارک روانہ ہو گئے

کراچی ۴ر جنوری۔ وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون کل صبح تین بجے بذریعہ طیارہ نیویارک روانہ ہو گئے جہاں آپ حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر دوبارہ بحث کے دوران پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق پاکستانی وفد حفاظتی کونسل پر زور دے گا کہ وہ ریاست کشمیر میں استصواب کے انتظامات کے لئے فوری طور پر ایک ناظم روانہ کرے۔ ان حلقوں نے اعلیٰ سرکاری حلقوں کے حوالے سے یہ امکان بھی ظاہر کیا ہے کہ پاکستان کشمیر میں علاقائی استصواب کی کوئی تجویز قبول نہیں کرے گا۔ اور نہ کشمیر کی سرحدوں کے از سر نو تعین پر آمادہ ہوگا۔

ارکان وفد

وزارت امور کشمیر کے ڈائریکٹر محکمہ تعلقات عامہ مسٹر ایم زیڈ اسلام بھی ملک نون کے ہمراہ نیویارک گئے ہیں۔ وفد کے ایک اور رکن مسٹر اے / اے خان بعد میں روانہ ہوں گے۔ بیگم اکرام اللہ اور امریکہ میں پاکستانی سفیر مسٹر محمد علی بوگرہ پہلے ہی نیویارک میں موجود ہیں۔ کشمیر امور کشمیر مسٹر دین محمد جو ملک نون کے ہمراہ جانے والے تھے۔ علالت کے باعث رک گئے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ آپ دو ہفتے تک سفر کے قابل نہ ہو سکیں۔

یاد رہے کہ پاکستان نے گزشتہ جمعہ کو باضابطہ طور پر حفاظتی کونسل سے درخواست کی تھی کہ مسئلہ کشمیر پر دوبارہ بحث کے لئے جلد از جلد کوئی تاریخ مقرر کی جائے۔ توقع ہے کہ اس مسئلے پر بحث وسط جنوری میں شروع ہوگی۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق پاکستان حفاظتی کونسل سے کہے گا کہ وہ اپنی تمام کوششوں کے باوجود بھارت کو حفاظتی کونسل کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ر جنوری ۱۹۴۹ء کی قرار دادوں پر عمل درآمد پر آمادہ کرانے میں ناکام رہا ہے۔ پاکستان کونسل سے یہ درخواست بھی کرے گا کہ وہ کشمیر کے متعلق اپنی قرار داد کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے اقدامات کرے۔ اور فریقین کو ہدایت کرے کہ وہ اس ضمن میں اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

ان حلقوں نے مزید بتایا کہ پاکستان بھارت کی طرف سے غیر متعلقہ امور بحث میں داخل کرنے کی ہر کوشش کی پر زور مخالفت کرے گا اور کشمیر کے سلسلے میں معاہدہ بغداد اور سیٹو کی رکنیت یا امریکی فوجی امداد وغیرہ کو زیر بحث نہیں آنے دے گا۔

عالمی فوج کو اسرائیل کی سرحد پر رکھنے کی تجویز

نیویارک ۴ر جنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر گیٹسکل نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج کو مصر اور اسرائیل کے درمیان رہنا چاہیے تاکہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم رہ سکے۔ مسٹر گیٹسکل نے جو ان دنوں امریکہ آئے ہوئے ہیں تجویز پیش کی کہ عالمی فوج کو اسرائیل کی سرحد پر متعین کیا جائے۔

یمن میں برطانوی فوجی کارروائی پر تشویش

قاہرہ ۴ر جنوری۔ عرب لیگ نے یمن کے عوام کے خلاف برطانیہ کی فوجی کارروائی پر گہری تشویش ظاہر کی ہے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے نام ایک مراسلے میں درخواست کی ہے کہ وہ اس ضمن میں مداخلت کریں۔

دریں اثنا یمن سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق اس کی جنوبی سرحدوں پر برطانوی فوجوں اور قبائلیوں میں جنگ جاری ہے

عراق پٹرولیم کمپنی کو حکومت شام کا حکم

دمشق ۴ر جنوری۔ حکومت شام نے عراق پٹرولیم کمپنی کو حکم دیا کہ شام میں اپنے تیل کے ذخائر حکومت شام کی منظوری حاصل کئے بغیر فروخت نہ کرے۔ یہ حکم وزیر اعظم صابری العسلی نے فوجی گورنر کی حیثیت سے دیا۔ خیال ہے کہ اس وقت شام میں پٹرولیم کمپنی کے مختلف سٹیشنوں میں تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار ٹن تیل موجود ہے۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق حکومت شام اس وقت تک اپنے علاقے کی پائپ لائنوں سے تیل گذرنے کی اجازت نہیں دے گی جب تک اسرائیلی فوج غازہ پٹی اور مصر کا تمام علاقہ خالی نہیں کر دیتیں۔